توہینِ عدالت

(عدالتی فیصلوں اور احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف کارروائی کا طریقۂ کار)

بحوالہ

توہینِ عدالت آرڈیننس 2003ء

یہ معلوماتی مواد عام فہم اردو زبان میں عوام کی رہنمائی کیلئے وزارت قانونٔ انصاف
اور انسانی حقوق کے انصاف تک رسائی کے پروگرام کے تحت تیار کیا گیا ہے۔
اس مواد کی تیاری کیلئے تکنیکی معاونت سی آر سی پی نے فراہم کی ہے۔

توہینِ عدالت

(عدالتی فیصلوں اور احکامات کی خلاف ورزی کرنے والے افراد کے خلاف کاروائی کا طریقہٴ کار)

سوال 1۔ توہین عدالت سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ مقدمے کی کاروائی کے دوران کسی بھی فریق یا وکیل کی طرف سے ہر وہ کام جو عدالت یا جج کی توہین کا باعث ہو، توہینِ عدالت کہلاتا ہے۔ اس کی تین اقسام ہیں، دیوانی، فوجداری اور عدالتی توہین۔ مقدمہ کے فیصلہ کے بعد نیک نیتی سے غیر جانبدارانہ تبصرہ کرنا توہینِ عدالت میں شمار نہیں ہوگا۔

سوال 2۔ دیوانی توہین سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ دیوانی توہین سے مراد عدالت کے کسی حکم، فیصلہ یا اقرار جو عدالت سے کیا گیا ہو، کی عمداً تضحیک یا خلاف ورزی کرنا ہے۔

سوال 3۔ فوجداری توہین سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ فوجداری توہین سے مراد انصاف کی راہ میں رکاوٹ ڈالنا یا پھر اپنی مرضی کا فیصلہ لینے کی خاطر جج یا گواہ کو لالچ یا دھمکی وغیرہ دینا ہے۔

سوال 4۔ عدالتی توہین سے کیا مراد ہے؟

جواب۔ عدالتی توہین سے مراد عدالت کے بارے میں شرمناک اور تضحیک آمیز گفتگو کرنا یا کسی جج کے ذاتی کردار کو تنقید کا نشانہ بنانا ہے۔

سوال 5۔ عدلیہ کے وقار کے تحفظ کے لئے کیا کوئی قانون موجود ہے؟

جواب۔ اس مقصد کے لئے توہینِ عدالت آرڈیننس 2003ء جاری کیا گیا ہے تاکہ جج صاحبان اور عدالتوں کے وقار کا تحفظ کیا جا سکے اور اوران کی طرف سے کئے گئے فیصلوں پر عملدرآمد ممکن ہو سکے۔

سوال 6۔ کیا عدالتی کاروائی میں رکاوٹ ڈالنا بھی توہینِ عدالت ہے؟

جواب۔ کوئی بھی ایسا کام جس سے عدالت کو اپنی کاروائی کی تکمیل میں مشکل پیدا ہو، توہینِ عدالت میں ہی شمار ہوگا۔

سوال 7۔ کیا عدالتی فیصلے پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرنا بھی توہینِ عدالت ہے؟

جواب۔ اس قانون کے تحت نہ صرف عدالتی فیصلے پر اثر انداز ہونے والا شخص توہینِ عدالت کا مرتکب ہوگا بلکہ گواہ کو سچ بولنے سے روکنے، عدالتی فیصلے کا مذاق اڑانے اور جج کے ذاتی کردار پر تنقید کرنے والا بھی توہینِ عدالت کے جرم کا مرتکب ہوگا۔

سوال 8۔ کیا اس قسم کے جرائم پر عدالت ازخود کاروائی کر سکتی ہے؟

جواب۔ اعلیٰ عدالتیں اس قسم کے جرائم پر ازخود نوٹس لیتے ہوئے کاروائی کر سکتی ہیں البتہ عدالتی توہین جس جج کے خلاف کی گئی ہو وہ اس

مقدمے کی سماعت نہیں کرسکتا بلکہ وہ اسے چیف جسٹس کے سپرد کردے گا جو اس کی سماعت خود یا کسی اور جج کے سپرد کرسکتا ہے۔

سوال 9۔ توہینِ عدالت کے مجرم کے خلاف کیا کاروائی کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ اگر کوئی فرد توہینِ عدالت کا ارتکاب کرے تو عدالت اسے فوراً گرفتار کرنے کا حکم دے سکتی ہے۔ توہینِ عدالت کے مقدمہ کی کاروائی کھلی عدالت میں کی جاتی ہے اور ان مقدمات کا ریکارڈ دوسرے مقدمات سے الگ رکھا جاتا ہے۔

سوال 10۔ کیا توہینِ عدالت کے مقدمات میں اپیل کی جاسکتی ہے؟

جواب۔ (1) اگر فیصلہ ہائی کورٹ کے ایک جج نے کیا ہو تو انٹرا کورٹ اپیل ہائی کورٹ میں ہی ہو گی جس کی سماعت 2 یا اس سے زائد ججوں کا بنچ کرے گا۔

(2) اگر ابتدائی فیصلہ ڈویژن بینچ یا اس سے بڑے بنچ نے کیا ہو تو اپیل سپریم کورٹ میں ہوگی۔

(3) اگر ابتدائی فیصلہ سپریم کورٹ کے ایک جج یا 2 ججوں پر مشتمل بنچ نے کیا ہو تو انٹرا کورٹ اپیل سپریم کورٹ کے 3 ججوں پر مشتمل بنچ کے پاس ہوگی۔

(4) اگر ابتدائی فیصلہ سپریم کورٹ کے 3 یا زائد ججوں پر مشتمل بنچ نے کیا ہو تو انٹرا کورٹ اپیل سپریم کورٹ کے 5 یا اس سے زائد ججوں پر مشتمل بنچ میں ہوگی۔

سوال 11۔ توہینِ عدالت سے متعلق مزید معلومات کہاں سے حاصل کی جاسکتی ہیں؟

جواب۔ درج ذیل ذرائع سے بھی توہینِ عدالت سے متعلق مزید معلومات حاصل کی جاسکتی ہیں:

(1) قانون و انصاف کمیشن، حکومتِ پاکستان، سپریم کورٹ بلڈنگ، اسلام آباد، فون نمبر 9220483-051۔ فیکس نمبر 9214416-051، ای میل ljcp@ljcp.gov.pk، ویب سائٹ www.ljcp.gov.pk

۔

(2) کنزیومر رائٹس کمیشن آف پاکستان (سی آر سی پی) پوسٹ بکس 1379، اسلام آباد، فون نمبر 739-739-111، ای میل main@crcp.org.pk۔

(3) ضلع اور تحصیل کچہری میں موجود دفتر معلومات۔

(4) توہینِ عدالت آرڈیننس 2003ئ۔